خبرنامہ

ادارہ

ادارہ علوم القرآن کی تازہ اشاعت۔ ''رجوع الی القرآن: اہمیت اور تقاضے'' (مقالاتِ سیمینار)

ادارہ علوم القرآن (شبلی باغ، علی گڑھ) کے زیر اہتمام ۲۱-۲۲ اکتوبر، ۲۰۱۲ء کو دو روزہ قومی سیمینار ''رجوع الی القرآن- اہمیت اور تقاضے'' کے موضوع پر منعقد ہوا تھا۔ اس سیمینار میں پیش کردہ مقالات کا مجموعہ اسی عنوان سے شائع ہوا ہے جسے مولانا اشہد رفیق ندوی (معاون سکریٹری ادارہ و کنوینر سیمینار) نے مرتب کیا ہے۔ یہ مجموعہ 'عرض مرتب، افتتاحی کلمات، کلیدی خطبہ اور خطبۂ صدارت' کے علاوہ ۲۱ مقالات پر مشتمل ہے جنھیں پانچ ذیلی عناوین (تعارفِ قرآن، رجوع الی القرآن، تعلیم و تعلم، وسائلِ فہم قرآن، عصر حاضر میں قرآن کی رہنمائی) کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔ مقالہ نگار حضرات میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے علاوہ اسلامک ریسرچ سنٹر، جامعۃ الملک عبدالعزیز (جدہ)، دارالشریعہ برائے مالیاتی و قانونی رہنمائی (دبئی)، لکھنؤ یونیورسٹی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (حیدرآباد)، مدرسۃ الاصلاح (سرائے میر، اعظم گڑھ)، جامعۃ الصالحات (رامپور)، جامعۃ الفلاح (بلریا گنج)، جامعہ دار السلام (عمرآباد، تامل ناڈو)، جامعہ اسلامیہ (شانتا پورم، کیرالا)، فیروس ایجوکیشنل، فاؤنڈیشن (ممبئی)، تصنیفی اکیڈمی (نئی دہلی) اور ادارہ علم و ادب (علی گڑھ) کے اسکالرس و محققین شامل ہیں۔ اس مجموعہ میں شامل نگارشات اس لحاظ سے بہت قیمتی ہیں کہ موجودہ دور میں رجوع الی القرآن کی اہمیت و تقاضوں کو سمجھنے کے لیے یہ بڑی اہمیت و افادیت کے حامل ہیں۔ ان کا مطالعہ اللہ تعالیٰ سے تعلق و قربت پیدا کرنے میں ان شاء اللہ ممد و معاون ثابت ہوگا۔

۵۲۸ صفحات پر مشتمل اس مجموعۂ مقالات کی قیمت تین سو روپے ہے۔ قرآنیات پر یہ قیمتی تالیف مدارس کے طلبہ و اساتذہ کے لیے خصوصی رعایت اور تاجرانِ کتب کو پچاس فیصد کمیشن پر دستیاب ہے۔ (ادارہ)

دنیا میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب-قرآن مجید

قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس کے اندر رب العزت نے عجیب وغریب کشش رکھی ہے اور جو شخص اس کو پڑھ لیتا ہے اور صاف دل سے اس کی تلاوت کرکے اس کے معانی کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے، وہ غیر شعوری طور پر اس کی طرف کھنچا چلا آتا ہے اور اس کے دل میں یہ یقین گھر کر جاتا ہے کہ ہرگز یہ انسانی کلام نہیں ہے، بلکہ یہ دنیا کے خالق و مالک کا کلام ہے اور اسی نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری لے رکھی ہے۔

مغربی ملکوں میں جب سے اسلام، رسول اسلام ﷺ اور اس نبی پر نازل ہونے والی قیامت تک آنے والی انسانیت کے لیے نجات کا راستہ دکھانے والی کتاب ہدایت کے خلاف مختلف انداز میں پروپیگنڈے کیے گئے تو لوگوں کے دلوں میں اس کتاب کے تعلق سے تجسس پیدا ہوتا گیا اور انھوں نے اس کا مطالعہ شروع کردیا، اور مختلف ممالک کی رپورٹوں سے یہ بات میڈیا میں آئی کہ دنیا بھر میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب اللہ رب العزت کا نازل کردہ کلام مجید ہے۔ اس کے بعد چونکہ سیرت رسول کو بھی نشانہ بنایا گیا، اس لیے دوسرے نمبر پر سیرت کی کتابیں سب سے زیادہ فروخت ہوئیں۔

یہاں پر ملک اسپین کی رپورٹ قارئین کی نذر کی جاری ہے، یہ وہی اسپین ہے جہاں مسلمانوں نے صدیوں حکومت کی، پھر وہاں سے اسلام کو دیس نکالا دے دیا گیا اور مکمل طور پر لادینیت غالب آگئی مگر پھر آہستہ آہستہ وہاں کی راکھ میں دبی ہوئی اسلام کی چنگاری سامنے آرہی ہے اور لوگ اسلام کی طرف مائل ہورہے ہیں، یہاں پر صرف قرآن مجید سے ان کی دلچسپی کا اندازہ ہوگا۔

اسپین کے مرکز برائے ریسرچ فروغ آبادی نے اپنی رپورٹ میں اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے کہ گزشتہ سال کے پہلے چھ ماہ میں ملک میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتابوں میں پہلے نمبر پر قرآن مجید ہے اور دوسرے دوسرے نمبر پر سیرت رسول اکرم ﷺ پر مشتمل کتب ہیں، رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ گزشتہ چند سالوں میں قرآن اور رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے خلاف جس قدر کہا اور لکھا جارہے ہے، اسی قدر عوام الناس میں قرآن مجید اور سیرت رسول ﷺ

پڑھنے کا جذبہ فروغ پارہا ہے، یہی وجہ ہے کہ اسپین میں منعقد کی جانے والی نمائش برائے کتب میں سب سے زیادہ فروخت کی جانے والی کتابوں کا تعلق اسلامی موضوعات رہا ہے، یہ امر قابل ذکر ہے کہ پچھلے چند سالوں میں اسپین میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، نیز ایسے افراد کی تعداد میں بھی اضافہ محسوس کیا جارہا ہے جو مقامی اسلامی مراکز اور مساجد سے اسلام کے حوالے سے معلومات حاصل کرنے کے شوقین ہیں، چنانچہ تعارف اسلام پر ہونے والے پروگراموں میں ایسے غیر مسلم حضرات کی اچھی خاصی تعداد نمایاں ہوئی ہے۔ (تعمیر حیات، لکھنؤ، ۱۰ر اگست، ۲۰۱۳ء)

عبرت ناک سمندر ''بحیرہ مُردار'' بہت تیزی سے خشک ہورہا ہے

قوم لوط کو عبرت ناک عذاب سے دوچار کیے جانے کے نتیجہ میں وجود میں آنے والا سمندر ''بحیرۂ مردار'' (Dead Sea) بہت تیزی سے خشک ہورہا ہے، کرۂ ارض کے سب سے نچلے حصے پر واقع اس نمکین ترین سمندر کے چاروں طرف دیوہیکل گڑھے وجود میں آرہے ہیں، ایسے گڑھوں کی تعداد ۱۹۹۰ء میں صرف ۴۰ تھی، تاہم اب صرف مقبوضہ فلسطین کی جانب والے ساحل پر تین ہزار گڑھے بن چکے ہیں جس سے پانی تیزی سے زمین کی تہوں میں جذب ہورہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ۲۰۱۳ء سے پہلے بحیرۂ مردار کا پانی سالانہ ایک میٹر کم ہورہا تھا تاہم اب اس میں بہت تیزی دیکھی جارہی ہے، اگر اسی رفتار سے پانی خشک ہوتا رہا تو آئندہ چند برسوں میں یہ سمندر اپنا وجود کھو بیٹھے گا۔ ارضیات (جیالوجی) اور بحریات (Oceanography) کے ماہرین اس کی سائنسی وجوہات تلاش کررہے ہیں، تاہم اس سمندر کے وجود میں آنے کے اصل اسباب جاننے والے مسلم و یہودی اسکالرز کا کہنا ہے کہ چونکہ اسرائیلی حکومت نے بدکار قوم پر اللہ کے عذاب کی اس نشانی کو سیر و تفریح اور عیاشی کی آماج گاہ بنالیا ہے اسی کے سبب یہ سمندر تیزی سے خشک ہورہا ہے۔ (ندائے حرم، احمد آباد، نومبر ۲۰۱۳ء)